

(اخبار کیمرے کے کلوپ میں آتا ہے۔ اس میں ستارہ کی بڑی سی تصویر ہے۔ تصویر میں مائیکروفون ستارہ کے سامنے ہے۔ وہ گارہی ہے بڑی سرفی گلی ہے۔ ستارہ کی واپسی بیک گراڈنڈ سنگر دوبارہ پلے بیک گانے لگیں۔ مفصل کہانی صفحہ بارہ کالم تین میں ملاحظہ کیجئے۔

ایک اور اخبار یا رسالہ میں ستارہ کی تصویر وہ تان پورہ لیے یعنی ہے سرفی میں لکھا ہے گانے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ ”ستارہ فلم انڈسٹری میں لوٹ آئیں۔“ اسی طرح کئی رسالے اور اخبار کث نوکٹ دکھائے جائیں سرخی گلی ہیں۔ ”ستارہ کی کہانی اس کی اپنی زبانی۔“ ایک اور اخبار کا سندھے ایڈیشن اندر کے دونوں صفحے کھلے پڑے ہیں۔ ستارہ کی دو تین تصویریں اور سرفی ہرے جلی حروف ”گانے کی دنیا میں تہلکہ۔“ ”مگوکاروں میں ستارہ کی واپسی“ کیسرہ ٹریک بیک کرتے ہیں۔ یہ تمام رسالے اخبار پنگ پر بکھرے ہیں۔ عاشی اوندھی لیٹی ہوئی کہنوں کے بل سر اٹھائے انہیں پڑھ رہی ہے۔ سکندر صوفے پر شہم دراز ہے اور چرس سے بھرا ہوا سگریٹ پر رہا ہے۔ لمباش لگاتا ہے اور اس کی آنکھوں میں نشے کی سی کیفیت ہے۔)

شاکر ہے سکندر میں نے تمہاری بات نہیں مانی۔
کون کی بات۔

ہے ایک جان کے لالے پڑے ہوتے مجھے۔ پھر سگریٹ؟
کیسے؟

جب کسی فلم میں ستارہ تمہارے ساتھ گانے گائے گی تو آپی صلح ہو جائے گی۔
رفتار فتہ۔ ہے نا۔

ٹاکرہ ہوتا ہے تو صلح ہو ہی جاتی ہے۔

میں اس کے ساتھ کسی فلم میں گانا نہیں گاؤں گا۔ یہ میرا فیصلہ ہے کسی سٹوڈیو میں اس کا میراٹا کر انہیں ہو گا۔ تم بے فکر ہو۔

اس نے بھی فیصلہ کیا تھا چالا کونے کہ اب وہ بیک گراڈنڈ گانے نہیں گائے گی۔ یہ

عاشری:

سکندر:

عاشری:

سکندر:

عاشری:

سکندر:

عاشری:

سکندر:

عاشری:

فیصلہ پروڈیوسروں نے توڑ دیا تم بھی اس کے ساتھ گاتے پھر و گے اصل فیصلہ ان لوگوں کا ہوتا ہے پروڈیوسروں کا۔

سکندر: چپ!

عاشی: (پاس آگر) ویسے ایک بات کا افسوس ہے۔

سکندر: کس بات کا۔

عاشی: جسیکہ بتاؤ گے؟ سگریٹ نکالو منہ سے۔

سکندر: (لباس لگا کر) ہاں۔

عاشی: ستارہ کے واپس آنے کی خوشی ہے کہ رنج؟ جسیکہ۔

سکندر: مجھے اس کے گانے کی خوشی کیسے ہو سکتی ہے۔ عاشی پہلے میں بالکل اکیلا Top پر تھا کوئی میل کوئی فی میل آواز میرے برابر نہیں تھی اب..... اب ظاہر ہے ستارہ Top پر ہو گی اس کے سامنے میرا دیا نہیں جل سکتا۔

عاشی: کیوں نہیں جل سکتا۔ جلے گا تم اس سے بہتر گاتے ہو۔

سکندر: اس کی گفت فطری ہے وہ کوشش نہیں کرتی پھر بھی ان سروں تک پہنچ جاتی ہے جہاں میں کوشش کے باوجود نہیں جا سکتا۔ فطرت کے ساتھ اکتساب نہیں مل سکتا۔

عاشی: (اس کے منہ سے سگریٹ نکال کر) خدا کے لیے یہ سگریٹ مت پیا کرو۔ مت پیا کرو۔ تمہیں عام سگریٹ نہیں ملتے۔ عام لوگوں والے۔

سکندر: عام سگریٹوں سے میرا کیا بنتا ہے عاشی۔ تمہیں کیا پتہ میرے اندر کچھ ہوتا رہتا ہے ہر وقت۔

عاشی: پتہ ہے پتہ ہے۔

سکندر: پتہ ہوتا تو تمہارے اندر نہ بس جاتا۔

عاشی: (محبت سے) اور تمہیں کھودتی ہمیشہ کے لیے۔

سکندر: یہ تمہیں وہم ہے۔

سکندر جی تم تے محبت کر کے تمہاری نفرت بھی مول لیں گے۔ لیکن کچھ دن

کچھ دن تو صرف تمہاری محبت چاہیے نا۔ بعد میں کچھ نہیں ملتا عاشقوں سے۔

(ایش ٹرے میں سے سکندر سگریٹ اٹھا کر لباکش لگاتا ہے۔)

میں تم سے ہمیشہ محبت کروں گا عاشی ہمیشہ۔

(سگریٹ کا دھواں چھوڑتا ہے کیمرہ سکندر کے چہرے پر ہلکے ہلکے نشے کی حالت ہے۔ کلوپاپ)

کٹ

سین 2 ان ڈور دن

(چھوٹا سا آفس جس میں غوری صاحب گھونٹے والی کرسی پر بیٹھے ہیں۔ ایک میوزک

ڈائریکٹر دو ایک تجھے افخار اور ستارہ مختلف کر سیوں پر بیٹھے ہیں۔ غوری فون کرتا ہے۔)

غوری سپیکنگ جی جی۔ کمال ایسی صاف آواز ایسی جیسی لوکل کال ہو۔ کیا نہیں پہنچ

رہے؟ بھائی میرے دفتری کام تو ہوتے رہتے ہیں آج تو براہمشریکل ڈے ہے۔

صحیح کی فلاٹ سے آ جاتے۔ نہیں بھئی نقصان تمہارا ہے۔ آج میدم ستارہ کے

گانے کی ٹیک ہے۔ پہلا گانا ان کی رینیٹر منٹ کے بعد۔ اچھا مجھے بتانا Detail

میں۔ کچھ کا کیا سیلمنٹ ہوتا ہے مینگ میں۔ کتنی ایڈ ملی یو نیکو سے؟ اللہ اللہ

اچھا بھئی۔ اسلام آپا دکھ اتنا دور نہیں تھا آ جاتے۔ اچھا بھائی۔

(فون رکھتا ہے، اٹھتا ہے اور اللہ دوں کا ڈب سب کو پاس کرتا ہے ستارہ اور افخار پاس پاس

بیٹھے ہیں۔)

ستارہ: افخار میں سچ بڑی نزوں ہو رہی ہوں۔

افخار: کم آن۔ مرد بن موڑ۔

ستارہ: پہلی بار جب میں گانے کے لیے آئی تھی تو بابجی میرے ساتھ تھے۔

افخار: اس بار میں ساتھ ہوں تارا۔

غوری: لیجھے افخار صاحب۔۔۔۔۔ یہ سب آپ کی مہربانی ہے ورنہ میری زندگی کی ساری

Ambition تباہ ہو جاتی۔ مجھے ستارہ بہن۔ آپ کو انڈ سڑی میں واپسی مبارک ہو
(لذو پیش کرتا ہے۔)

ستارہ: تھینک یو غوری صاحب۔ ساری آپ کی مہربانی ہے۔
میوزک: سرجی ریکارڈنگ کے لیے چلیں۔ آپ کو پتہ ہے یہ سازندے بھاگ جائیں تو ملے
نہیں پھر دودو دن۔

غوری: چلیں جی۔ آئیے ستارہ بہن۔

افتخار: ضرور ضرور۔ چلو ستارہ۔

(ستارہ افتخار کا سہارا لیکر اٹھتی ہے۔)

کٹ

سین 2 ان ڈور دن

(ریکارڈنگ بو تھ۔ ڈائریکٹر غوری پاپ لگائے ایک طرف افتخار کے ساتھ بیٹھے ہیں۔
بو تھ میں ہیڈ فون لگائے ہاتھ میں گیت کا کاغذ پکڑے ستارہ تیار کھڑی ہے۔ گیت کا
میوزک بجتا ہے۔ ستارہ استھانی اٹھاتی ہے۔ ستارہ گاتی ہے۔)

گانا

تیر اسایہ	میرے ہاتھ نہ آیا
من کے اندر	من کے باہر
کیے کیے	روپ دکھا کر
	کتنی دور بھگایا
مرا سایہ	میرے ہاتھ نہ آیا

باغوں میں دیر انوں میں
خوابوں میں انسانوں میں
چھپ چھپ کر لہرایا
میرے ہاتھ نہ آیا تراسایہ
(اس وقت جب وہ میرے ہاتھ نہ آیا گاتی ہے کیسہ غوری پر آتا ہے وہ دونوں بازوں اٹھا کر داد
دیتا ہے۔)

غوری: وہ میدم، وہ چیومیدم جی۔ میری عمر بھی آپ کو لگے۔
میوزک ڈائریکٹر: کٹ اٹ.....رمی ٹیک

غوری: معاف کرنا بھائی میرے میں ہیلپ نہیں کر سکتا۔ کیوں افتخار صاحب سبحان اللہ کیا
اٹھایا ہے کیا اٹھایا ہے۔ میرا سایہ۔
ستارہ: افتخار۔

(میوزک دوبارہ شروع ہوتا ہے اب میدم ستارہ گاتی ہے۔)
ستارہ: تراسایہ میرے ہاتھ نہ آیا۔

من کے اندر من کے باہر
کیسے کیسے روپ دکھا کر
کتنی دور بھگایا

میرے ہاتھ نہ آیا تراسایہ

(اس بند کے دوران ستارہ اپنے ساتھ دیکھتی ہے بیہاں ہم ڈرالو کر کے دکھاتے ہیں کہ
کس طرح ستارہ اور سکندر پہلے گانے کی ریکارڈنگ کے دوران گاہر ہے ہیں اور ستارہ اس کا
ماتحا اپنے رومال سے پونچھ رہی تھی۔ یہ گناہ اس شاث پر اور لیپ ہوتا ہے۔)

ستارہ: باغوں میں دیر انوں میں
خوابوں میں انسانوں میں

چھپ چھپ کر لہرایا
میرے ہاتھ نہ آیا
تراسایہ

(انترہ کے وقت پہلے کسراہ ستارہ پر ہوتا ہے پھر پین کر کے غوری اور افخار کو دکھاتے ہیں وہاں آتا ہے اس وقت ستارہ کے پواخت آف دیو سے لگتا ہے جیسے افخار کی سیٹ میں باجی بیٹھے ہیں۔)

ستارہ: دنیا بھر کو ہنسایا
سارا وقت گولایا

میرے ہاتھ نہ آیا

تراسایہ

(اس وقت ستارہ کے چہرے پر آنسو بے ساختگی سے گر رہے ہیں اس پر اپنی زندگی کے کھوکھلے پن کی ساری داستان واضح ہے۔ کسراہ اس سے ہو کر غوری اور افخار پر آتا ہے اسی بند کے دوران دونوں پر جذبہ طاری ہے۔ سیٹھ صاحب آتے ہیں اور غوری کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر باہر چلنے کا اشارہ کرتے ہیں۔ دونوں جاتے ہیں گیت "میرے ہاتھ نہ آیا" فید آؤت۔

(فید آؤت)

سمیں 3 ان ڈور دن

(یہ ایک فلمی مشوڈیو ہے اسے لاگ میں دکھائی کہیں کیمرے ہیں، کہیں کر سیاں ہیں دو تین مختلف سیٹ گے ہیں سیٹھ صاحب اور غوری آتے ہیں ایک سیٹ پر ایک کارپڑی سیٹ کے دروازے کو پینٹ کر رہا ہے۔ سیٹھ قدرے رازداری اور محبت سے غوری کے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے ہیں۔)

غوری: یہ کیسے پاسیل ہے سیٹھ صاحب۔ آپ کو مجھے فوراً میں ہزار دینا ہو گا ورنہ میرا کام بند ہو جائے گا۔

میکن وغیرہ کا اپن کو علم نہیں بابا۔ گوری صاحب پوچش ایسا ہے کہ آپ کا بھلماں بنائے روپے میں چھ آنے بولو اتنا ہی بنائے نا۔ (ایک کرسی پر بیٹھے لگتا ہے پہچھے سے کارپڑ سے بولتا ہے۔) اب تم کو ایڈ و انس چاہیے وہ بھی زیادہ۔

کارپنٹر: اوہ اچھا اچھا اچھا۔ ارے بابا یہ سو کھ بھی جائے گا وقت پر کہ بی بی لوگ گوری صاحب سے پسہ مانگے گا سارہ ہی کھراب ہونے کا۔

کارپنٹر: (حسب معمول کام کرتے ہوئے) سو کھ جائے گا سیٹھ صاحب آدھے گھنٹے میں۔ دیکھو گوری ہم نے جو تم کو پسہ ایڈوانس کیا اس کا بعد ہم پھنس گیا ہے چکر میں۔ اب تم کو ہمارا دکرنا پڑے گا۔ ہمارا اپنا بیسہ پھنسا ہے وہ نکلوانا پڑے گا تم کو۔ یہ شرط ہے۔

غوری: دیکھئے آپ نے مجھ سے کوئی شرط نہیں کی سیٹھ صاحب۔

سینھ: اوہ بابا نھیک ہے آپس کا بات ہے نا۔ تمہارا کاست اچھا ہے۔

غوری: آپ نے رشز (Rushes) دیکھ لیے ہیں میرا آئیڈی یا نیا ہے بالکل۔ مجھے کاست میز نہیں کرتی سیٹھ صاحب میں اپنے کام پر اپنی ٹریننگ پر اعتماد کرتا ہوں ہمیشہ۔

سینھ: نھیک ہے بابا۔ ایدھر چلو جر اتمہارا مجھ، بہت تیز ہے۔

(اب وہ اس سیٹ سے نکل کر دوسرا سیٹ پر جاتے ہیں جو دیہاتی گھر کا ہے اور پر سے آواز آتی ہے۔)

آواز: غوری صاحب سر بچا کر۔ سر جی اوپر کام ہو رہا ہے۔ سر بچائیں۔

(غوری اور سیٹھ دونوں اور دیکھتے ہیں پھر دیہاتی سیٹ پر جا کر ایک کھڑکی کے سامنے رکتے ہیں۔)

سینھ: ہمارا جو خرچاناں بڑا بھنس آدمی تھا۔ میں کو بولا سیٹھ عبدالرحمن بھنس میں سانپ مرنا چاہیے پر تمہاری لاٹھی نہیں مرنا چاہیے۔ کیا پتہ سانپ کا جھر (زہر) چڑھ جائے لاٹھی کو ہے نا، ہے نا، ہے نا؟ پھر لاٹھی پھینکنا پڑے یکدم۔

غوری: سیٹھ صاحب دیکھئے میں مشکل سے میڈم کو منا کر لایا ہوں دو گنے پیسوں پر۔ میں ان کو جواب نہیں دے سکتا۔ ان کے گانے ان شور نس ہیں فلم کی کامیابی کا۔

سینھ: تم مجھ کو کیا بتا رہا ہے گوری۔ وہ بڑا وڈر فل عورت ہے۔ ایسا پاک۔ تکلیف تو سارا اس آدمی کا ہے سکندر کا۔ میڈم کا گانا تو ٹھلم کو ہٹ کرے گا بابا ہم میڈم کے کھلاف نہیں ہے۔ گائے میڈم کھوب گائے۔

غوری: سکندر کی کیا تکلیف ہے۔

سینھ: یہ جو پنجاب کا آدمی ہے سکندر بڑا اچھا عقل کا ہے۔ بی بی سے دبتا نہیں رات میرے

پاس آیا غنڈہ بولا سیٹھ صاحب ستارہ گائے گی تو اپن کا سلام۔ ہم گانا نہیں گائے گا۔
غچہ دیا ہم کو ایڈ و انس لے گا پر گانا نہیں گائے گا سالا سکندر۔

غوری: نہ سہی۔ میدم کے مقابلے میں سکندر کی کیا حیثیت ہے؟

سیٹھ: گوری جی۔ ارے سکندر کو ہم نے پیسہ دیا ہے ایڈ و انس۔ نیک ہزار سب ڈوبے گا
پیسہ وہ گانا نہیں گائے گاستارہ کے ساتھ۔

(اس وقت ایک آدمی ہتھوڑی لا کر ایک فلٹ میں کیل لگانے لگتا ہے۔)

سیٹھ: لگاؤ لگاؤ جما کر کیل لگاؤ ادھر ہمارے بھیجے میں۔ ادھر آؤ گوری جی یہ کارندے لوگ
کا سائکلو جی ہے۔ سینہ کو دیکھے گا تو بہت کام کرے گا سینہ کی ناک کے آگے سینہ
پیٹھے موڑے گا..... یہ سالا بھاگ جائے گا (چنکی بجا تاہے۔)

(اب یہ دونوں چلتے ہوئے شوڈیو کے ایک اور کونے میں جاتے ہیں شوڈیو کی کشادگی اور
بے تکاپن نظر آ رہا ہے۔)

غوری: آپ کا مطلب ہے کہ میں میدم سے گانے نہ لوں اور سکندر کو رکھوں۔ تاکہ آپ
کا ایڈ و انس پورا ہو سکے۔

سیٹھ: ناں ناں نا۔ ایسا نہیں بابا تم ایسا کرو کہ سانپ بھی مرے اور لانھی بھی نہ ٹوٹے۔
اجام (الزام) نہ آئے مجھ پر اور سکندر کے گلے میں انگوٹھا دو۔ گیت گا دے تو چھانہ
گائے تو دیکھو پیسہ پر ایتو یعنی مانگواں سے کہو میں ہزار دے دو۔ ایک ہفتے کے لیے
ادھار تم کو وہ دے گا ایک دم۔ تمہارے پر مر تاہے سکندر اپنے لیے پیسہ مانگوڑا۔
مجھے ادھار کی ضرورت نہیں ہے۔

سیٹھ: ہے ہے، ہے۔ تم کو ہے ضرورت ادھار کی پیسہ لے کر مجھ کونہ دینا۔ فلم پر لگانا
ارے گوری خدا قسم ایسا کھو بصورت کپڑا پہنتا ہے پر عقل استعمال نہیں کرتا
دیکھو۔ ادھر آنا جرا۔

(وہ غوری کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر واپس جاتا ہے کہر وہ نہیں بڑے سے سشوڈیو میں جاتا
ہو اکھاتا ہے اس کے اوپر میر اسایہ کامیزک اور لیپ سیجھ۔)

سین 4 انڈور دن

(سلطان کی ڈپنسری)

سلطان: (دروازہ کھوں کر) لے بھائی میرے ہم نے زندگی میں ایک بار کسی کا کام مفت کر دیا ہے۔ لے اپنا پاسپورٹ! لا کھوں کو بھوت پھیری دی پر تیرا کام کو دیا ہے۔

عاصم: (خوشی سے پاسپورٹ کپڑ کر) جیو سلطان جیو۔

سلطان: زبان پوری کر دی ناں یار میں نے۔

عاصم: (جب میں سے پانچ سور و پیہ نکالتا ہے) اور یہ ہماری زبان ہے۔ یہ تیرے پانچ سو۔

سلطان: (پیسے اٹھا کر دراز میں رکھتا ہے) یہ تو نے خواہ مخواہ تکلیف کی۔ دوستوں میں۔ ایسا

تکلف نہیں ہوتا یار میرے۔

عاصم: تجھ سے وعدہ جو تھا۔ یہ تیری بڑی مہربانی ہے بھاگ دوڑ کی میرے لیے۔

سلطان: لیے کہاں سے یہ..... پانچ سو۔

عاصم: بس لیے کہیں سے۔

سلطان: چرانے کے انگوٹھا دیا کسی کے حق میں۔

عاصم: بس اب جو گیا سو گیا۔

سلطان: یار یہ تو نے تکلیف کی پانچ سو کی۔ کویت سے بھیج دیتا۔

عاصم: چھوڑ سلطان۔ اچھا اب بتا باقی طریقہ کیا ہے؟

سلطان: لا ہور پہنچ کر برادر تھر روڈ پر جانا وہاں سے مظفر کو لینا ساتھ سردار ابراہیم

رام گلی میں رہتے ہیں۔ مشہور آدمی ہے..... وہ تجھ سے کویت کے نکٹ کے پیسے

لے گا۔ باقی ذمہ داری اس کی ہے۔ بھائی میرے وہ ہر مہینے Batch کے Batch

بھیجنتا ہے کویت فکرنا کر۔ سردار ابراہیم رام گلی 4/5۔

عاصم: اچھا سلطان خدا حافظ۔

سلطان: اچھا عاصم۔ میرے لیے گھری بھیجننا کویت سے۔

عاصم: تو مجھے ایک بار پہنچ لینے دے یار۔

(ہاتھ بڑھاتا ہے سلطان اسے کھینچ کر سینے سے لگتا ہے۔)

کٹ

سین 6 ان ڈور دن

(ستارہ گناہ کارہی ہے یہ چند سینڈ کا کٹ ہے اس پر گانے کی ضرورت نہیں "میر اسایہ"
کی مو سیقی سوپر امپوز کجھے۔ ہیڈ فون وغیرہ لگے ہیں۔ اور جیسے ریکارڈنگ ہو رہی ہے۔)

کٹ

سین 7 ان ڈور دن

(ستارہ چند سازندوں کے ساتھ پر یکٹش کر رہی ہے میوزک ڈائریکٹر سے ہدایات دیتا
ہے۔ سب فرش پر بیٹھے ہیں۔)

کٹ

سین 8 ان ڈور دن

(ستارہ ہاتھ میں کاغذ لیے اپنے گھر میں صوفے پر بیٹھی پر یکٹش کر رہی ہے۔ یہ تیوں کٹ
ظاہر کرتے ہیں کہ اب ستارہ کتنی مصروف گلوکارہ ہو گئی ہے۔ تیوں کٹ پر صرف
مو سیقی سوپر امپوز ہو گی۔)

سین 9 ان ڈور دن

(صوفے پر دیرانہ صاحب بیٹھے ہیں۔ نیا ڈائریکٹر چائے پی رہا ہے۔ پاس ہی سکندر پہلے

سگریٹ میں چرس ملاتا ہے۔ پھر پیتا ہے ویران اور ڈائریکٹر سکندر کو ستارہ کے خلاف بھڑکا رہے ہیں۔)

دیرانہ: سکندر صاحب کیا نہیں ہوتا انڈسٹری میں۔ کیا کچھ نہیں ہوتا جو لوے بادشاہ ہو۔ یہ تو حق ہے پہلوانی کا ہر داؤ پیچ لگتا ہے۔

ڈائریکٹر: اب آپ اس میں ذاتیات کو مت لائیں Professional field ہے۔ آپس میں مقابلہ ہے۔ جنگ ہے گلا کاشنا جائز ہے یہاں۔

دیرانہ: سنئے صاحب۔ ہم آپ کو بتاتے ہیں پہلے کریم کی مارکیٹ تھی ساری۔ ایک طرح سے Monopoly تھی اس کی گانے پر، آج سے چودہ برس پہلے پھر جمال آیا۔ نوجوان، لونڈا، پتلی پتلی موچھوں والا۔ پان میں سیندور ملا کر کھلا دیا کریم کو گاتے گاتے آواز بینھ گئی۔ پھر گاہی نہیں سکا۔ کریم منہ دیکھتا رہ گیا بھائی، ہم جائز سمجھتے ہیں جمال کے کام کو..... اچھا کیا۔

ڈائریکٹر: جمال کیا مقابلہ کرتا کریم کا۔ لیکن پھر دیکھئے کیا قدم جتے ہیں جمال کے اب بیچارہ رہ گیا عمر کے ہاتھوں ساری عمر گھنے نہیں دیا کسی کو انڈسٹری میں خوب۔ حفاظت کی اپنے کام کی۔

سکندر: یہ تو ظلم ہے۔ آپ مجھ سے تو قع رکھتے ہیں کہ میں ستارہ کو سیندور کھلا دوں۔ پان میں ڈال کے۔

دیرانہ: ایک طریقہ نہیں ہوتا کسی کو راستے سے ہٹانے کا سکندر صاحب۔

ڈائریکٹر: Let us come to business کتنے کنٹریکٹ مل گئے ہیں۔ ستارہ کو اس پچھلے ماہ میں۔

دیرانہ: بھائی میرے کوئی فلم ہٹ نہیں ہو گی اب ستارہ کے بغیر اس کے گانے گار نئی ہیں۔ فلم خود بخود ہٹ ہوتی ہے اس کے گانوں کے ساتھ۔

ڈائریکٹر: یا تو تم اس کے ساتھ گاؤ ہر فلم میں۔ اپنی ضد چھوڑو۔ ذبل ہٹ ہو گی فلم باکس آفس پر۔

سکندر: یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ میں اس کی ساتھ کسی فلم میں نہیں گاؤں گا۔ میں اس سٹوڈیو

میں نہیں گھسوں گا جہاں اس کی ریکارڈنگ ہو رہی ہو گی۔ میں احسان کے نوکرے
تلے سانس نہیں لے سکتا۔

ڈائریکٹر: اس کے یہ معنی ہیں کہ تم گاؤ گے ہی نہیں کیوں دیرانہ صاحب۔ ہم اندر مزدی
والے ہر وقت اسے ترجیح دیں گے تم تو گئے پھر۔

دیرانہ: پھر دوبارہ وکالت کرنے کا رادہ ہے کیا؟

ڈائریکٹر: تم سوچ لو سکندر ہم تم کو دوست کی حیثیت میں سمجھا رہے ہیں۔ ضد چھوڑ دو اس
کے ساتھ گاؤ یا اس کا پتہ کاٹو۔ تیسری کوئی صورت نہیں۔

دیرانہ: کوئی جال؟

ڈائریکٹر: کوئی سمجھوتہ؟

دیرانہ: کوئی دھوپی پڑا؟

ڈائریکٹر: کوئی ہاتھ چالا کی؟

دیرانہ: میاں مرد ہوا یک عورت کا پتہ نہیں کاٹ سکتے۔ وہ بھی جب ابھی وہ تمہاری بیوی
ہے۔ قانونی طور پر..... واپس گھر ڈال کر تالا لگا دو پابندی لگا دو مت گانے دو.....
راستہ صاف۔

سکندر: میں اس کی کوئی ٹھیک تو ہتھیا سکتا ہوں لا کر تو آپریٹ کر سکتا ہوں۔ لیکن اسے گھر
واپس نہیں لا سکتا۔

دیرانہ: لعنت۔

ڈائریکٹر: ذلالت۔

ڈائریکٹر+دیرانہ: ہشت سکندر ہشت!

کٹ

سمیں 10 ان ڈور دن

(انختار کا ڈرائیکٹر روم۔ اس میں بہت کھلاپن ہے۔ اس وقت تمام ملازمین فرش پر بیٹھے ہیں)

اور ان میں افتخار راجہ اندر کی طرح بیٹھا ہے۔ مالی کی لڑکی بیٹھی موتی نے کاہار پر درہی ہے جو دہ
سین کے آخر میں افتخار کے لگے میں ذاتی ہے۔)

میں نے آپ سب کو ایک خاص وجہ سے تکلیف دی ہے۔
مالی: تکلیف کیسی مائی باپ؟ آپ تکلیف کا الفاظ استعمال نہ کیا کریں۔
خانسماں: کافی لاوں سر؟ کوئی مختنڈا؟

افتخار: آج ایک مسئلہ در پیش ہے۔ اے جیلہ یہ بتا پہلا دھوپی اچھا تھا کہ اب والا دھوپی
اچھا ہے۔

جیلہ: دھوپی تو سر کار سارے ایک سے ہیں۔ میں بدلتی رہتی ہوں۔

چوکیدار: اس کو چھوڑو سر کار۔ اس کے واقعی مزاج کا پتہ نہیں۔ کبھی لگتا ہے گھر بار سب کا
دے گی۔ اور کبھی لگتا ہے ایک بڑے آنے کے لیے جان نکال لے گی۔

افتخار: اچھا تا جیلہ پہلی شادی اچھی تھی کہ دوسرا۔

جیلہ: سر کار..... ہماری تو پہلی شادی اچھی ہوتی ہے نہ دوسرا نہ تیسرا۔ ہم نے تو ان
دس انگلیوں کا کما کر کھانا ہوتا ہے۔

افتخار: اچھا بھائی۔ آپ لوگ چونکہ میرا خاندان ہیں۔ میں آپ سب کی رائے لی بغیر
کوئی قدم نہیں اٹھنا چاہتا۔ میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں شادی کرنا چاہتا ہوں۔

(سب کا الگ الگ رد عمل۔ پہلے کیرہ جمدوار نی پر آتا ہے۔ وہ خوش نظر آتی ہے لے کے
تالیاں بجا تے ہیں مالی خوش ہوتا ہے۔ بیرا خوش ہوتا ہے۔ چوکیدار اور بیرا خوش ہیں

مالی: صرف خانسماں کا چہرہ اتر جاتا ہے اور کیرہ سب سے آخر میں اس پر آتا ہے۔)

اس سے اچھی بات اور کیا ہے سر کار۔ گھر بس جائے گا۔ اندر باہر چہل پہل ہو جائے
گی۔ رونق ہو جائے گی۔ سبحان اللہ۔

خانسماں: اور یہ جو تو اور تیر سے لوٹنےے اندر باہر پھرتے ہیں یہ سب موج میلے رنگ رلیاں
ختم ہو جائیں گی۔ سات سات دن باہر لان میں مشین نہیں چلاتا۔ گھاس اونٹ
جنثی ہو جاتی ہے۔

مالی: میں جانوں میرا کام جانے۔

خانسماں: تیرا کام نہیں رہے گا پھر یہ سب..... بیگم صاحب کا کام بن جائے گا۔ گھر چلانا
بیگموں کا کام ہوتا ہے نوکروں کا نہیں۔

بیرا: لے بیگم صاحب لان میں مشین چلا کیسیں گی؟
(ہلکی سی ہارن کی آواز)

خانسماں: چلا کیسیں گی نہیں چلا کیسیں گی۔ اور تو جو ہر روز میٹنی شود یکھتا ہے صاحب سے پیے
لے کر..... ہم کو پتہ نہیں کیا؟ پھر بچو یہ سب بند ہو جائے گا۔ سب عیش ختم
ہو جائیں گے سب کے۔

بیرا: کسی کی مجال ہے۔ صاحب کے ہوتے ہوئے مجھ پر رعب جمائے۔

جیلیہ: لے اب تیری توبات ہی نرالی ہے اندر باہر تیر اراج چلتا ہے تبھی ناں۔

مالی: کریں ماں باب آپ شادی کریں جم جم جی صدقے.....

لڑکامالی: سرجی ہم برات کے ساتھ جائیں گے؟

افتخار: ابھی تو یہی فصلہ نہیں ہو سکا کہ شادی ہو گی بھی کہ نہیں؟ اور ہو گی تو کس سے
ہو گی۔

خانسماں: گولی ماریں سر کار شادی کو..... آپ سارا دن رات شونگ پر رہتے ہیں وہ لڑاکریں
گی واپسی پر۔

افتخار: (کانوں کو ہاتھ لگا کر) باب رے باب لڑائی سے تو میری جان جاتی ہے۔ جب فلم
میں Fight Scene آتا ہے تو میری روح فنا ہوتی ہے۔ میں لڑوڑ نہیں سکتا
کسی سے۔

مالی: اس کی باتوں پر مت جائیں ماں باب۔ شادی سنت ہے۔ ہونی چاہیے۔ برکت ہونی
ہے شادی سے۔ امت بڑھتی ہے۔

(باہر سے ہارن کی آواز)

چوکیدار: سوچ لو سر کار..... اچھا برا سب ساتھ ساتھ چلتا ہے۔

(اب افخار کھڑا ہوتا ہے۔)

افتخار: اچھا بھائی جو جو شادی کے حق میں ہے ہاتھ کھڑا کرے۔

(میں ہاتھ کھڑا کرتا ہے۔ پہلے جیلہ ہاتھ کھڑا کرتی ہے پھر نیچے کر لیتی ہے۔ اس کی بیٹی ہاتھ کھڑا کرنا چاہتی ہے۔ لیکن میں ہاتھ پکڑ کر کھینچتی ہے..... چوکیدار اور بیراں بذب میں ہیں۔ خانماں ان کی طرف قہر کی نظر دوں سے دیکھتا ہے۔ بیراں کھینچنے لگتا ہے اور چوکیدار نظر میں جھکایتا ہے پھر جیلہ کو دیکھ کر ہاتھ نیچا کر لیتی ہے۔ اس طرح سوائے مالی اور اس کی بیٹیوں کے افتخار کو کوئی ووٹ نہیں ملتا۔)

افخار: اچھا بھائی جیسی آپ کی مرضی۔ لیکن جس سے میں شادی کرنا چاہتا تھا وہ اچھی عورت تھی ممکن ہے دوبارہ ایسا چانس نہ ملتے۔
(اس وقت ستارہ آتی ہے۔)

ستارہ: کمال ہے کبھی کاہارن بھارہی ہوں کوئی سنتا ہی نہیں۔
افخار: کیا خیال ہے خانماں جی ان سے شادی کر لیں تو؟

(اب سب کے سب ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ خوش کامیوز ک لگائے۔ ستارہ جیرانی سے سب کو دیکھتی ہے۔ افخار اس کا ہاتھ پکڑتا ہے۔ مالی کی لڑکی ہدایے کرستارہ کے گلے میں ڈالتی ہے۔)

فیڈ آؤٹ

ان ڈور دن کا وقت

(سکندر کا کمرہ۔ سکندر اپنا سگریٹ روٹ کرتا ہے۔ پھر کش لگاتا ہے اور صوفے کی پشت سے سر لگا کر آنکھیں بند کرتا ہے۔ یکدم کمرے سے ستارہ کے گانے کی آواز آتی ہے۔ یہ آواز جیسے Echo کی شکل میں بہت دور سے آتی ہے۔

(گیت) من کے باہر، من کے اندر

کیسے کیسے روپ دکھا کر

کتنی دور بھگایا میرے ہاتھ نہ آیا

تیر اسالیہ

سکندر ادھر ادھر دیکھتا ہے اٹھتا ہے۔ پھر ریڈ یوگرام کو دیکھتا ہے آواز بند ہو جاتی ہے۔ وہ بی کش لیتا ہے اور ڈرینگ ٹیبل کے سامنے جا کر وہ برش اٹھا کر بال برش کرتا ہے۔ یکدم بھلی کی آواز پھر آتی ہے۔ وہ دونوں برش کان سے لگا کر سنتا ہے۔ جیسے ان میں سے آواز آری ہو۔ پھر وہ برش دور پھینکتا ہے اٹھتا ہے۔ تھوڑا سا ڈالتا ہے۔ اب دیوار کی جانب دیکھتا ہے یہاں عاشی کی بڑی تصویر گلی ہے۔ وہ غور سے اسے دیکھتا ہے یکدم تصویر یدھندا جاتی ہے۔ وہ اپنی آنکھیں ملتا ہے۔ پھر صوفے پر نہم دراز ہو جاتا ہے۔ اس کے چہرے پر آندھی کی آواز کو سوپر امپوز کجھے۔)

کٹ

سین 11 ان ڈور دن

(انختار کا کمرہ)

افتخار: (اپنے وکیل کو فون کر رہا ہے) وہ میدم ستارہ نہیں مانتیں وکیل صاحب۔ وہ مقدمہ ہمیں واپس لینا پڑے گا..... جی؟ نہیں جی مختار نامے کی بات نہیں ہے نہیں شایاں بھجنے کی..... میں جانتا ہوں۔ آپ سب خود سنبھال لیتے لیکن ستارہ نہ سکندر سے مقدمہ لڑیں گی نہ کسی اور کو لڑنے دیں گی..... (وقفہ) جی جی..... کمال ہے میں Serious ہوں۔ میری ساری جائیداد..... یعنی یہ کوئی میرے ملازمین کی ہے۔
(دوسری طرف وکیل ہوتا ہے)

تو بہ کریں میں سو شلخت نہیں ہوں بابا۔ یہ لوگ میرا خاندان ہیں۔ دیکھئے صاحب آپ کبھی سنجیدہ نہیں ہوتے۔ نہیں جی آج میں پھر Repeat کر رہا ہوں آج رات سے پہلے پہلے آپ میری وصیت صحیح طرح سے ڈرافٹ تیار کر کے مجھے پہنچائیں گے (وقفہ) کمال ہے وکیل صاحب میں آپ پر پوری طرح Trust کرتا ہوں اگر نہ کرتا تو وصیت نامے پر ڈرافٹ بننے سے پہلے دستخط کر دیتا۔

نہیں سر ستارہ مقدمہ کرنے والی عورت نہیں ہے۔ اگر وہ جیت بھی گئی تو بھی اپنی
کو بھی خود دے دے گی۔ سکندر کو.....جی؟.....بس ہم آرٹسٹ لوگ ایسے ہی
ہوتے ہیں من مرضی والے.....

کٹ

میں 12 آؤٹ ڈور دن

(افخار کار چلاتا بارہا ہے۔ میوزک تیر اسایہ میرے ہاتھ نہ آیا۔)

میں 13 دن کا وقت ان ڈور

(جس طرح ستارہ اور سکندر اعتراف محبت کے میں میٹھے ہوئے تھے۔ ایسے کہ ستارہ اور پر
کری پر تھی اور سکندر قدموں پر۔ ایسے ہی عاشی اور سکندر بیٹھے ہیں۔ فرق صرف اس قدر
ہے کہ اب سکندر کری پر بیٹھا ہے اور عاشی قدموں بیٹھی ہے۔ عاشی اس وقت اپنے دوپے کو
گوناگون رہی ہے سکندر سگریٹ پی رہا ہے۔ اس کی آنکھیں بہت خوبیں ہیں۔

سکندر: تم کو معلوم نہیں عاشی..... تم نے کیا کر دیا.....
عاشی: اور تمہیں بھی معلوم نہیں تم نے کیا کر دیا ہے۔

(سکندر کی آواز میں اس وقت مکمل خلوص ہے لیکن عاشی ایک مریض عورت ہے جس کی
تجہ دوپے پر بھی ہے اور اپنے آپ پر بھی ہے۔)

سکندر: عاشی۔ جس روز میں گھر سے بھاگا اس روز میری سوتیلی ماں نے..... اسے معلوم
تھا کہ میں گھر سے بھاگنے والا ہوں وہ جانتی تھی اس نے میرے سارے کپڑے
لاک کر دیئے۔ اور وہ بار بار میرے ابا کو کچھری فون کرتی رہی۔ وہ مجھے ابا سے سزا
دلانا چاہتی تھی۔ میرے بھاگنے سے پہلے۔

- عاشی: یہ تم بار بار ایسی باتیں کیوں کرتے ہو سکندر۔
 سکندر: جب میں گھر سے نکلا تو غم و غصے کی یہ حالت تھی عاشی کہ میں ساری دنیا کو اپنے ہاتھ میں لے کر Crack کر سکتا تھا۔
- عاشی: سکندر دیکھو میں تمہاری دشمن نہیں ہوں لیکن جس قدر ہمدردی تم مجھ سے چاہتے ہو شاید وہ میں ساری عمر نہ دے سکوں۔
- سکندر: (ہنس کر) ہر انسان کو اپنی میسا کھیوں سے بڑا پیار ہوتا ہے جب..... جب میں نے ستارہ سے شادی کی تو میرا خیال تھا کہ میں اسے ساری عمر ہمدردی دے سکوں گا..... لیکن کیا تم مجھ سے محبت کرتی ہو؟
- عاشی: یہ تم دن میں کتنی بار مجھ سے اعلان محبت کرانا چاہتے ہو سکندر۔
 سکندر: ہر تیس سینٹنڈ کے بعد۔
- عاشی: دیکھو سکندر..... محبت کے لیے ساری عمر پڑی ہے۔ سارا بڑھا پا ہے یہ..... سنو ایکسرس کے لیے اس کے لیے Career کے لیے صرف ایک جوانی کا وقفہ ہے
 پندرہ سے تیس سال تک کا وقفہ۔ میرے صرف چھ سال باقی ہیں۔
- سکندر: تم مجھ سے کتنی ملتی ہو اور وہ ہم سے کتنی مختلف تھی؟ تم سارا دون صرف اپنے متعلق سوچتی ہو۔
- عاشی: (ہنستے ہوئے) ہمارے پاس کیریئر بنانے کے لیے ساری عمر نہیں ہوتی سکندر۔ میں چاہتی ہوں اتنا روپیہ کماوں، اتنا شہرت اکٹھی کراؤں اتنا فیم کہ جب عمر گزر جائے اور پروڈیوسر میرے پاس ماں کا روں لے کر آئیں تو میں انہیں انکار کر سکوں۔ میں جوانی گزرنے پر ریناڑ کر جانا چاہتی ہوں۔ سکندر میں بڑھاپے میں کریکٹ روں نہیں کرنا چاہتی۔ میں ساری عمر ہیر وئں رہنا چاہتی ہوں کم از کم اپنے خیالوں میں۔
- سکندر: کیا زندگی ہمیشہ دائرے میں چلتی ہے؟
 عاشی: آخری بار سکندر۔ میں۔ میری عادت نہیں کہ میں اپنی بات بار بار کئے جاؤں۔ تم کو ان سگر ٹوں نے اپنے Career سے غافل کر دیا ہے۔ ابھی وقت ہے۔ سب کچھ

ہو سکتا ہے۔ صرف اپنے پروفیشن پر توجہ دو باتی سب کچھ بعد میں بھی ہو سکتا ہے
محبت چرس کے سگریٹ وغیرہ۔

اگر باتی سب کے لیے وقت نہ رہا یا موقع نہ ملا تو عاشی تو.....
سکندر: رہے گارہے گارہے گا۔
عاشی:

پھر؟ میں کیا کروں عاشی؟ میں کیا کروں مجھے تو..... کچھ سمجھ نہیں آتی کیا کروں
میں اسے سیندھور نہیں کھلا سکتا پان میں۔
سکندر:

تمہاری مارکیٹ خراب کر دی ہے ان سگرٹوں نے ان میں پناہ نہ لو۔ اسے راستے
سے صاف کر دو۔ اسے ستارہ کو..... اس کی آواز کسی کو اپرنہ آنے دے گی۔
عاشی:

اس کے پڑ جانے کی شدید آرزو کرو۔ سکندر آرزو شدید ہو تو راستہ خود بخوبی بن
جاتا ہے صاف ہو جاتا ہے۔
سکندر:

(یکدم آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر) تم سنجیدہ لمحوں میں کتنی غیر سنجیدہ ہو جاتی ہو لیکن
تمہارا بھی قصور نہیں عاشی تمہیں بھی ہر سین میں ہر فلم میں کئی کئی موڑبدلنے کی
عادت پڑ گئی ہے۔ تم کتنی آسانی کے ساتھ ہنس لیتی ہو آنسوؤں کے ساتھ ساتھ۔
عاشی:

جی اور یہ چرس کے سگریٹ چھوڑ دو خدا کے لیے..... خود اپنی تباہی کو آواز نہ دو۔
(اس کے منہ سے سگریٹ نکال کر پھینکتی ہے ساتھ ہی کیرہ سگریٹ پر جاتا ہے۔)

کٹ

میں 12 ان ڈور دن

(راشدہ آپا پنے ٹرک میں سے کپڑے نکال کر رکھ رہی ہے۔)

کٹ

مین 13 ان ڈور (دیہاتی آنکھن) دن

(اس وقت اباجی سیٹ پر آتے ہیں۔ جسم پر کالی چادر ہے۔ وہ گھرے سے پانی گلاس میں ڈالتے ہیں۔ اس وقت عاصم ان سے گلاس لے کر گھرے میں سے بھرتا ہے اور باپ کو دیتا ہے۔

ابا: اللہ کی بڑی مہربانی ہے۔

(بینہ جاتا ہے۔ پانی پیتا ہے۔)

عاصم: کس بات کی اباجی۔

ابا: آنکھیں نہیں دیں تو۔ تجھ سا بیٹا تو دے دیتاں۔

عاصم: (ذراد کھ سے) کیسی باتیں کرتے ہیں آپ اباجی۔ ہم نے تو جتنے دکھ آپ کو دیئے ہیں کوئی اولاد دے ہی نہیں سکتی۔

ابا: (مسکرا کر) اولاد جتنا دکھ دیتی ہے اتنی ہی پیاری بھی تو ہوتی جاتی ہے۔ بیٹا۔ دکھ کا رشتہ سکھ کے رشتے سے گھر اہوتا ہے۔

عاصم: اباجی..... (وقفہ) اباجی۔

ابا: بس عاصم آگے کچھ مت کہنا۔

عاصم: (جیرانی سے) جی اباجی؟

ابا: تیری آواز میں کچھ ہے۔ میں محسوس کر رہا ہوں تیری آواز کا پیام مجھ تک پہنچ گیا ہے آگے کچھ مت کہنا۔

عاصم: اباجی میں صاف صاف بتانا چاہتا ہوں۔ مجھے پتہ ہے دھپکا لگے گا۔

ابا: آدمی کو اپنی جان بہت پیاری ہوتی ہے بیٹے۔ بہت ذلیل ہوتا ہے آدمی۔ دھپک پر دھپک سہتا ہے۔ پر مرتا نہیں۔ دیکھ تو کتنے دکھ ہے ہیں میں نے پہلے؟ (وقفہ) میں کوئی مر گیا ہوں۔

عاصم: ابا۔ اباجی۔

ابا: ڈرناں کہہ۔ کہہ گزر چل۔۔۔ میں نہیں روکتا تجھے۔

عاصم: میں جارہا ہوں۔